روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 8-اپریل 2011ء 3-جمادی الاوّل 1432 ہجری 8 شہادت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 79

قرآن اور جدید سائنس

فرانسیسی مصنف اور سرجن ڈاکٹر موریس بوکائیے لکھتا ہے۔

''جو بات اس نوعیت کے متن میں پہلے پہل سامنے آئی اور قاری کو چونکا دیتی ہے۔ وہ ان موضوعات زیر بحث کی کثرت ہے۔ یہ موضوعات ہیں تخلیق، فلکیات زمین سے متعلق بعض مادوں کی تشریح، عالم حیوانات ونباتات، انسان کی تولید جبکہ بائبل میں فاش غلطیاں دیکھنے میں آتی ہیں، قرآن میں ایک غلطی کا بھی پتہ نہیں چلا سکا۔ میں نے اس موقع پر توقف کر کے خود سے استفسار کیا۔ اگر کوئی بشر قرآن کا مصنف ہوتا تو وہ ساتویں صدی عیسوی میں ایسے حقائق کس طرح بیان کر دیتا جو آج جدید سائنسی معلومات سے پوری طرح مطابقت کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔

(بائبل قرآن اور سائنس از موریس بوکائیے صفحہ 194۔ اردو ترجمہ ثناء الحق صدیقی نگارشات لاہور 1995ء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم محض امیوں کے لئے نہیں بھیجے گئے بلکہ ہر یک رتبہ اور طبقہ کے انسان ان کی امت میں داخل ہیں اللہ جل شانہ فرماتا ہے قل یایھا الناس انی رسول الله .... پس اس آیت سے ثابت ہے کہ قرآن کریم ہر یک استعداد کی تکمیل کے لئے نازل ہوا ہے اور درحقیقت آیت ولکن رسول الله .... میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔ .... ہم نہایت قطعی اور یقینی دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی کلام کے لئے ضروری ہے کہ اس کے عجائبات غیر محدود اور نیز بے مثل ہوں اور اگر یہ اعتراض ہو کہ اگر قرآن کریم میں ایسے عجائبات اور خواص مخفیہ تھے تو پہلوں کا کیا گناہ تھا کہ ان کو ان اسرار سے محروم رکھا گیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بکلی اسرار قرآنی سے محروم تو نہیں رہے بلکہ جس قدر معلومات عرفانیہ خدا تعالیٰ کے ارادہ میں ان کے لئے بہتر تھے وہ ان کو عطا کئے گئے اور جس قدر اس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اس زمانہ میں اسرار ظاہر ہونے ضروری تھے وہ اس زمانہ میں ظاہر کئے گئے۔ مگر وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص (۔) کہلا سکتا ہے وہ ہر زمانہ میں برابر طور پر شائع ہوتی رہیں۔ میں متعجب ہوں کہ ان ناقص الفہم (۔) نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ خدا تعالیٰ پر یہ حق واجب ہے کہ جو کچھ آئندہ زمانہ میں بعض آلاء ونعماء حضرت باری عزاسمہٗ ظاہر ہوں پہلے زمانہ میں بھی ان کا ظہور ثابت ہو بلکہ اس بات کے ماننے کے بغیر کسی صحیح الحواس کو کچھ بن نہیں پڑتا کہ بعض نعماء الٰہی پچھلے زمانہ میں ایسے ظاہر ہوتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں ان کا اثر اور وجود نہیں پایا جاتا۔ دیکھو جس قدر صدہا نباتات جدیدہ کے خواص اب دریافت ہوئے ہیں یا جس قدر انسانوں کے آرام کے لئے طرح طرح کے صناعات اور سواریاں اور سہولت معیشت کی باتیں اب نکلی ہیں پہلے ان کا کہاں وجود تھا اور اگر یہ کہا جائے کہ ایسے حقائق دقائق قرآنی کا نمونہ کہاں ہے جو پہلے دریافت نہیں کئے گئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس رسالہ کے آخر میں جو سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے اس کے پڑھنے سے تمہیں معلوم ہوگا کہ اس قسم کے حقائق اور معارف مخفیہ قرآن کریم میں موجود ہیں جو ہر یک زمانہ میں اس زمانہ کی ضرورتوں کے موافق ہیں۔

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد 7 ص 61)

ضرورت محررین/انسپکٹران

دفاتر تحریک جدید کے مستقبل کی ضرورت کے مدنظر انسپکٹران / محررین کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ خواہشمند احباب جو خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھتے ہوں، وہ اپنی درخواستیں تعلیمی سندات، قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور ایک عدد تصویر کے ہمراہ مورخہ 20/اپریل 2011ء تک مکرم امیر صاحب/ صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوا دیں۔ امیدوار کا ایف اے/ ایف ایس سی میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ امیدوار کمپیوٹر/ اکاؤنٹس میں تجربہ رکھتے ہوں۔ واقفین نو جو اس معیار پر پورا اترتے ہوں وہ بھی درخواست بھجوا سکتے ہیں۔ کمپیوٹر میں درج ذیل امور کی مہارت ہونا ضروری ہے۔

(i) ٹائپنگ انگلش۔ اردو (دونوں)
(ii) ونڈو آپریٹنگ سسٹم
(iii) مائیکروسافٹ ورڈ
(iv) مائیکروسافٹ ایکسل
(v) ان پیج

امیدوار کی عمر 35 سال سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔ معیار پر پورا اترنے والے امیدواران کا تحریری ٹیسٹ 24/اپریل 2011ء کو بیت المحمود حلقہ کوارٹرز تحریک جدید میں صبح 9:30 بجے ہوگا۔

تحریری امتحان کے لئے نصاب حسب ذیل ہوگا۔

1۔ قرآن مجید پہلا نصف پارہ (ترجمہ کے ساتھ)
2۔ نماز مکمل۔ ترجمہ کے ساتھ
3۔ حدیث (نمبر 11 تا 20) چالیس جواہر پارے
4۔ کتب حضرت مسیح موعود (حقیقۃ الوحی، کشتی نوح)
5۔ انگریزی/ حساب مطابق معیار ایف اے، ایف ایس سی
6۔ عام دینی معلومات (شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ)

نوٹ: مندرجہ بالا معیار پر پورا نہ اترنے والی اور نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مشعل راہ

ہر قسم کے لڑائی جھگڑے سے صبر کرتے ہوئے بچیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 13 فروری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، بے چینی، تکلیف اور غم پہنچتا ہے، یہاں تک کہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی لگتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کی بعض خطائیں معاف کر دیتا ہے۔

(بخاری کتاب المرضی باب ما جاء فی کفارۃ المرض)

تو ان لوگوں کے لئے جو ذرا ذرا سی بات پر بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں، ان کے لئے انذار بھی ہے کہ اگر تم بے صبری کا مظاہرہ کرو گے، جزع فزع کرو گے تو اپنی خطائیں معاف کروانے کے موقع کو ضائع کر رہے ہو گے۔ دوسری طرف صبر کرنے والوں کے لئے کتنی بڑی خوشخبری ہے کہ ہلکی سی بھی تکلیف پر صبر کرنے والے کے صبر کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا، بغیر اجر دیئے نہیں جانے دیتا۔ اور خطائیں اور غلطیاں معاف فرماتا ہے۔ بعض لوگ بعض دفعہ کسی سے کوئی معمولی سی بات سن کر جھگڑے شروع کر دیتے ہیں۔ بعض دفعہ اس طرح بھی شکایات آ جاتی ہیں کہ اجلاسوں میں بیٹھے ہوئے تُو تُو مَیں مَیں اور پھر لڑائی شروع ہو جاتی ہے اور اس اجلاس کے ماحول کے تقدس کو بھی خراب کر رہے ہوتے ہیں۔ حوصلہ اور صبر ذرا بھی نہیں ہوتا جبکہ مومن کے لئے بڑا سخت حکم ہے کہ صبر دکھاؤ، حوصلہ دکھاؤ، پھر ہمسائے ہیں، ہمسائے نے اگر کوئی بات کہہ دی تو اس سے ذرا سی بات پر لڑائی شروع ہو گئی۔ یہاں سے اینٹ اٹھا کے وہاں کیوں رکھ دی، وہاں کوئی پتھر کیوں رکھ دیا گیٹ کیوں کھلا رہ گیا۔ کار کیوں میرے گھر کے گیٹ کے سامنے آ گئی۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو لڑائی جھگڑے پیدا کر رہی ہوتی ہیں اور دونوں ہمسائے پھر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے، لڑنے کے مختلف حیلے بہانے تلاش کرتے رہتے ہیں اور انتہائی چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائیاں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مکان کی دیوار بنائی ہے۔ تمہاری دیوار میری زمین میں چند انچ سے بھی زائد آ گئی ہے۔ خالی کرو، یا تمہارے درخت کے پتے میرے گھر میں گرتے ہیں اس درخت کو وہاں سے کاٹو تو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے قضاء میں مقدمے بھی چل رہے ہوتے ہیں۔ جو میں باتیں کر رہا ہوں یہ عملاً ایسا ہوتا ہے۔ شرم آتی ہے ایسی باتیں سن کر اور یہ باتیں پاکستان اور ہندوستان وغیرہ میں نہیں ہوتیں بلکہ اس طرح ہر جگہ ہو رہا ہے، یہاں بھی ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے بعض دفعہ لڑائی جھگڑے بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ ہمسائے کو کچھ تعمیر نہیں کرنے دے رہے ہوتے حالانکہ دوسرے ہمسائے کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ ذرا ذرا سی بات پہ شکایتیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ تو احمدی کا یہ فرض ہے کہ اگر کوئی ایسی حرکت کرتا بھی ہے تو اس کو معاف کرنا چاہئے۔ اور غصے پر قابو رکھنا چاہئے اور صبر کرنا چاہئے۔ کیونکہ خدا کو یہی پسند ہے۔

حضرت حسنؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہنے والا قطرہ خون اور رات کے وقت تہجد میں خشیت باری تعالیٰ کے نتیجے میں آنکھ سے ٹپکنے والے قطرے سے زیادہ کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ اور نہ ہی اللہ کو کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند ہے جو انسان صبر کر کے پیتا ہے اور اسی طرح اللہ کو غصے کے گھونٹ سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں جو غصہ دبانے کے نتیجہ میں وہ پیتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ جلد 7 صفحہ 88)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 612

کمال اخلاق، محبت اور قربانی کا عدیم المثال نقشہ

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی (وفات 11/اکتوبر 1905ء) کی علالت کے دوران ایک دوست کا آنکھوں دیکھا احوال جس سے حضرت اقدس مسیح موعود کے اخلاق عالیہ اور اپنے خدام کے لئے بے پناہ محبت و ایثار کی عکاسی ہوتی ہے۔

''خاکسار کو خدا کے فضل سے مولوی صاحب کی اس علالت میں حضرت اقدس کے اخلاق اور ان کی محبت اور ایثار جو ان کو اپنے خدام کے لئے ہے۔ اس کے مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا ہے بعض اوقات ہم نے حضرت اقدس کو سخت کرب اور گھبراہٹ اور ابتلاء کی گھڑیوں میں مولوی صاحب کی نازک حالت کی اطلاع دی۔ جب کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہمارا وہ پیارا رفیق جس نے اپنی ہر ایک خواہش پر اللہ تعالیٰ کی رضا اور خدمت دین کو مقدم کیا ہوا تھا۔ اور ہمارا وہ حبیب جس نے کہ اپنے وجود کے ایک ایک ذرہ کو امام معصوم اور ہادی برحق کی راہ میں ایک بار نہیں بلکہ صد ہزار بار نثار کیا ہوا تھا اور جو اپنے دل سے ہر ایک دوست کا قدردان تھا۔ جس کو کہ وہ دیکھتا کہ اسے اعلائے کلمۃ اللہ و اشاعت دین کے لئے ادنیٰ سا بھی جوش ہے۔ اس وقت ہم دیکھتے تھے کہ وہ نوجوان جو اپنے شہر کا اور اپنے ملک کا اور اپنی قوم کا............تو تھا۔ کہ اس کی کشتی عمر ایسی سخت بیماری کے طوفان میں طلاطم میں پڑی ہے۔

اصل میں یہ وقت ہوتا ہے کسی کی سچی محبت اور اخلاص کو پرکھنے کا۔ نیز اس بات کا کہ اسے خدا تعالیٰ کی قوت پر کیسا ایمان ہے اور اس کا تعلق خدا کے ساتھ کیسا ہے۔ کیونکہ ایسی نازک حالت میں خصوصاً جب کہ معالج ڈاکٹر اور طبیب بھی یاس کے عالم میں ہوں۔ سوائے ایسے لوگوں کے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا ہو۔ کوئی ثابت قدم نہیں رہ سکتا **اور حضرت اقدس نے مولوی صاحب کی بیماری میں اپنی کمال محبت اور ایثار کا اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ اور توکل کا نمونہ دکھایا۔** وہ ایک اہل بصیرت کے لئے کافی ثبوت ہے۔ حضرت اقدس کے منجانب اللہ ہونے کا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا سچا ہونے کا نمونہ .... دیکھنا چاہئے۔ تو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ چاہے کوئی تمام دنیا میں ڈھونڈے اور میں بعض اوقات کو پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ جو کچھ کہ میں نے حضرت اقدس کے کمال اخلاق اور محبت اور مہربانی کا نمونہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں بیان کر سکوں اور حضرت اقدس نے اپنے ایک عزیز مخلص دوست کو بے آرامی میں پا کر جو اپنے نفس پر باوجود اس قدر ضعف اور بڑھاپے اور کمزوری کے ہر ایک قسم کا آرام حرام کر دیا تھا اور ان کو اس عزیز کے لئے جو تڑپ اور دلی توجہ اور اضطراب تھا۔ میں نہیں جانتا کہ میں اس کو کس طرح سے بیان کروں اور کن الفاظ میں ظاہر کروں۔ البتہ ہمارے دلوں پر اس کا ایک نقشہ ہے اور ہماری روح اور ایمان کو اس سے ایک تروتازگی پہنچی ہے۔ جو خدا کے فضل سے قیامت تک مٹنے والی نہیں اور کوئی اگر اہل دل دلوں پر نظر ڈال کر حقائق معلوم کر سکتا ہے تو ہم حاضر ہیں۔ اگر باور نہ ہو۔ تو ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھ لے۔ یا سوائے اس کے حضرت اقدس کو خدا تعالیٰ کی جناب میں تضرع اور نیاز اور خشوع و خضوع نہایت درجہ کا تھا دن اور رات میں حضرت صاحب کا بہت کم حصہ ایسا گزرتا ہو گا۔ جو حضرت احدیت کے حضور میں دعا سے خالی ہو اور بعض دفعہ کئی کئی گھنٹہ دعا میں مصروف رہتے اور سجدہ سے سر نہ اٹھاتے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ یہ نقشہ میں کس طرح سے پبلک کے سامنے پیش کروں کہ وہ حضرت اقدس کے حقیقی تبتل الی اللہ اور ان کے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات کو سمجھ سکیں لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ جیسے کہ اس عالم کے باریک در باریک اسرار اور حقائق قدرت کو دیکھنے کے لئے ایک دوربین یا خوردبین کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے سوائے ہماری آنکھیں بے کار ہیں۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے اسرار قدرت کو دیکھنے کے لئے جو کہ ایک وراء الورا ہستی ہے۔ **یہ آنکھیں بے کار ہیں۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک دوربین آنکھ عطا نہ ہو۔ ایسے ہی جو لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں ان کی معرفت کا بھی حاصل کرنا خدا کے فضل سوائے ناممکن ہے۔**

(بدر 26 جنوری 1906ء صفحہ 9)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء

قیام نماز کے بارہ میں لائحہ عمل

"ہر تنظیم کے ہر سطح پر عہدیداران اس طرف توجہ دیں تو ایک واضح تبدیلی فوری نظر آ سکتی ہے"۔
(ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ

تجویز از لجنہ اماء اللہ ربوہ بتوسط لجنہ اماء اللہ پاکستان مندرجہ ذیل تھی:۔

نوجوان نسل میں بالعموم، خصوصاً نوجوان لڑکوں میں نمازوں کی ادائیگی میں سستی نظر آ رہی ہے۔اس کمزوری کے سدِّباب کے لئے مؤثر تربیتی پروگرام بنایا جائے۔

اس تجویز کی بابت مجلس شوریٰ کی قائم کردہ سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کیں۔

سفارشات سب کمیٹی

قیام نماز کے بارہ اس سے قبل مجلس مشاورت 2000ء، 2003ء اور 2007 میں تجاویز پیش ہو چکی ہیں:۔

1۔ دس سال میں چوتھی مرتبہ نماز کے حوالے سے تجویز آ رہی ہے۔نماز کا قیام صرف ایک سال کی کوشش کا نام نہیں بلکہ قرآنی حکم کے مطابق وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ ...... (طٰہٰ:133) ترجمہ :اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔کے تحت مستقل مزاجی کے ساتھ اپنے اہل وعیال کو نماز کی تلقین کرتے چلے جانے کا نام ہے۔پس اس سال اس حوالے سے کوشش کی جائے کہ مستقل مزاجی کے ساتھ یہ کام کرنا ہے۔

2۔ قیام نماز کا آغاز گھر کے یونٹ سے کرنا چاہئے کیونکہ اوّلین ذمہ داری والدین کی ہے۔والدین خود نماز قائم کریں اور اپنی اولاد کو نماز باجماعت کا عادی بنائیں۔حضرت اسماعیلؑ کے حوالہ سے قرآن میں ہے کہ وَکَانَ یَاْمُرُ اَھْلَہٗ بِالصَّلٰوۃِ ...... اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتا تھا اور اپنے ربّ کے حضور بہت ہی پسندیدہ تھا۔

3۔ ذیلی تنظیمیں بھی قیام نماز کی طرف خصوصی توجہ دیں۔انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ اپنی تنظیم کے ممبران کو نماز کا عادی بنائیں اور لجنہ اماء اللہ خواتین کو نماز کا عادی بنائے۔

4۔اطفال الاحمدیہ میں سائقین کا نظام فعال بنایا جائے سائقین نماز کی حاضری بھی لگائیں اور اپنے حزب میں تمام بچوں کو توجہ بھی دلاتے رہیں کہ نماز باجماعت ادا کرنی ہے۔

5۔اطفال الاحمدیہ کے حاضری نماز کے مقابلے کروائے جائیں۔اور پوزیشن لینے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور انعامات تقسیم کئے جائیں۔

6۔ جماعتی اخبارات ورسائل میں نماز کے بارہ میں مضامین مسلسل شائع ہوتے رہیں۔

7۔درسوں تقاریر اور خطبات کے ذریعہ نماز کی خوبیوں کو اجاگر کیا جائے اور اس کے حسن سے آگاہ کیا جائے اور سمجھایا جائے کہ یہ کوئی چٹی نہیں بلکہ دینی اور دنیاوی ترقیات کا ذریعہ ہے۔نماز کے فوائد اور اہمیت کو بار بار بیان کر کے دلوں میں نماز کی محبت پیدا کی جائے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں اس میں بھی ایک لذّت اور سُرور ہے اور یہ لذّت اور سُرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظِ نفس سے بالاتر اور بالا تر ہے۔
(ملفوظات جلد3 صفحہ 26)

پس ہم نے صرف قیام نماز نہیں بلکہ لذت اور حظ والی نماز قائم کرنی ہے۔

8۔ایم ٹی اے پر نماز کے بارہ میں درس اور تقاریر نشر ہوں۔

9۔ قیام نماز کے سلسلہ میں آیات قرآنیہ، احادیث نبویہؐ اور ارشادات حضرت مسیح موعود اور خلفائے سلسلہ کے ارشادات احباب جماعت کو مہیا کئے جائیں۔مسلسل یاددہانی کے لئے کیلنڈر اور چارٹ وغیرہ بھی شائع کئے جائیں۔یہ کام مرکز کی نگرانی میں ہو۔

10۔ وعظ ونصیحت ،تقاریر اور مضامین میں نماز میں لذت اور سُرور حاصل کرنے کے طریق بیان کئے جائیں۔اسی طرح گھروں میں والدین بزرگوں کی عبادات کے واقعات سنائیں۔

11۔ نماز سادہ اور باترجمہ سیکھنے کی طرف خاص توجہ دی جائے اور ہر ذیلی تنظیم اپنے ممبران کو نماز سادہ اور پھر نماز باترجمہ سکھانے کا اہتمام کرے۔نظارت اصلاح وارشاد نماز باترجمہ شائع کروا کے احباب جماعت کو مہیا کرے۔

12۔کمپیوٹر سیکشن صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے تیار کردہ سی ڈی سات دنوں میں نماز سیکھیں خدام الاحمدیہ کی طرف سے بچوں کو مہیا کی جائیں تاکہ بچے دلچسپی کے ساتھ نماز سیکھیں۔صدر انجمن کی ویب سائیٹ www.saapk.org پر نماز کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ سیکھنے کا عمدہ پروگرام موجود ہے۔اس سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

13۔ نماز کے مسائل کے بارہ میں سوال وجواب کی مجالس ہوں۔جن سے نماز کے مسائل کے بارہ میں احباب جماعت کو آگاہی ہو۔

14۔حضرت مصلح موعود کی کتاب اسلامی نماز کو عام کیا جائے۔اس میں حضور نے وضو سے لے کر سلام تک ساری نماز اور اس کا طریق بیان کیا ہے۔

15۔ بیوت الذکر کا ظاہری ماحول ہمیشہ آرام دہ اور پرسکون ہونا چاہئے۔اس لئے حسب حالات بیوت میں انتظامات کئے جائیں۔خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ ...... کے مطابق بیوت الذکر کی صفائی کا بھی اہتمام ہونا چاہیے۔اور لوگوں کو بھی تلقین کرنی چاہیے کہ بیوت الذکر میں پاکیزگی کے اصول اپناتے ہوئے آئیں۔

16۔نماز جمعہ میں حاضری بڑھانے کے لئے بھی خصوصی کوشش کی جائے اور کوئی ایسا احمدی نہ رہے جو نماز جمعہ کی ادائیگی میں سُست ہو۔

17۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد جس کی توثیق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے کی ہے اس کے مطابق ہر ماہ مجلس عاملہ کا ایک اجلاس قیام نماز کے بارہ میں ہو۔جس میں صرف نماز کے حوالے سے بات چیت کی جائے۔

18۔اصلاحی کمیٹی قیام نماز کا بطور خاص جائزہ لے۔یہ کمیٹی حکمت اور محبت کے ساتھ نماز میں سُست افراد کو چُست بنانے کے لئے مساعی کرے اور ان کو نماز کے پابند افراد کے سپرد کرے۔ہر اجلاس میں سابقہ مساعی کا بھی جائزہ لیا جائے کہ کس حد تک کامیابی ہوئی ہے۔پھر اس کی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل بنایا جائے۔

نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کے ساتھ میٹنگ میں ہدایات دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا بیت میں آنے والے تو وہی ہوتے ہیں جن کا پہلے ہی جماعت سے تعلق اور رابطہ ہوتا ہے۔دیکھنا یہ ہے جو لوگ بیت نہیں آتے ان کو کس طرح لانا ہے۔ اِن کے لئے پروگرام بنانے چاہئیں۔حضور انور نے فرمایا ایسے لوگوں کو واپس لانے کے لئے عاملہ مل کر بیٹھے، سوچے اور پروگرام بنائے اور اس پر عملدرآمد کی رپورٹ آنی چاہئے...... ایسا پروگرام بنائیں کہ ان کے مزاج کے مطابق ان کو قریب لانے کی کوشش کی جائے ...... نوجوان اپنے پروگرام بنائیں اور لجنہ اپنے پروگرام بنائے کہ ان کمزور فیملیز کو کس طرح ساتھ ملانا ہے۔
(الفضل انٹرنیشنل 21/اکتوبر 2005ء)

19۔نوجوانوں کو نماز کی طرف راغب کرنے کے لئے اور جماعتی سینٹرز کے ساتھ وابستگی پیدا کرنے کے لئے سنٹر کے ساتھ ایسے پروگرامز رکھے جائیں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا موجب ہوں۔

حضور انور نے فرمایا:(بیوت الذکر) میں اپنی مجالس کے علاوہ ایسے پروگرام ہوں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا موجب ہوں۔کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہار خیال ہو۔ ان ڈور کھیلوں وغیرہ کے پروگرام ہوں۔فرمایا آپ نصیحت تو کر سکتے ہیں لیکن سختی نہیں کر سکتے۔پس نصیحت کرتے چلے جائیں۔
(الفضل انٹرنیشنل 21/اکتوبر 2005ء)

نوجوانوں کی دلچسپی کیلئے بیوت الذکر میں کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہار خیال ہو حسبِ حالات اِنڈور گیمز کمپیوٹر ٹریننگ، لائبریری اور ڈیجیٹل لائبریری وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔

20۔قیام نماز کے لئے بیوت الذکر کا قیام بہت ضروری ہے جہاں چند احمدی گھرانے ہوں وہاں نماز سینٹر قائم ہو اور بیت الذکر کے لئے کوشش شروع کر دی جائے۔جہاں یہ انتظام نہ وہاں گھروں پر نماز سینٹر بنائے جائیں۔

21۔ ہر سہ ماہی میں ہفتہ تربیت منایا جائے جس میں نماز میں سست افراد سے بطور خاص رابطہ کر کے انہیں نماز پر لایا جائے۔

22۔ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سننے اور سنوانے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور ہر احمدی کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ سے جوڑ دیا جائے۔

23۔نماز کے بارے میں ایک کتاب شائع کی جائے جس میں نماز کے حوالے سے تمام باتیں درج کی جائیں۔اس کی اہمیت، مسائل اور طریق کا بیان ہو۔نیز مختصر فولڈر بھی شائع ہوں۔نظارت

اصلاح وارشاد اس کی اشاعت کا اہتمام کرے۔

24۔ رواں سال مطالعہ کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روحانی خزائن جلد نمبر 21 (براہین احمدیہ حصہ پنجم) کی منظوری عنایت فرمائی ہے اس میں حضرت مسیح موعود نے نماز کی اہمیت، حفاظت اور نماز میں خشوع وخضوع اور سوز وگداز کے بارہ میں تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ نیز بہت خوبصورت مضامین اس کتاب میں بیان ہوئے ہیں۔ احباب کثرت کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ اور اس کے امتحان میں بھی شامل ہوں۔

25۔ مندرجہ ذیل دعائیں زبانی یاد کروائی جائیں جن میں قیام نماز اور نماز میں لذت کا ذکر ہے۔

رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ ......
(ابراہیم:41)

اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنیوالا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔

حضرت مسیح موعود نے نماز میں سوز پیدا کرنے کے لئے ایک دعا سکھلائی ہے۔ اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنج وقت ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں۔

اے خدائے تعالیٰ قادر و ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ وریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہوسکتا۔ تو اپنے فضل وکرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کردے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھادے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہوکر حضور نماز میں میسر آوے۔

(فتاویٰ مسیح موعود صفحہ 37)

بے ذوقی کی نماز میں ذوق پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے یہ دعا سکھلائی کہ:

اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اِس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔ جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کردے گی۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 616)

26۔ چند آیات لوگوں کو یاد کروائی جائیں جن میں نماز کی اہمیت بیان ہوئی ہے۔

وَأَقِمِ الصَّلاةَ ......
(العنکبوت:46)

اور نماز کو قائم کر۔ یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔

یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقتِ مقررّہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ (النساء:104)

اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کر۔ (طٰہٰ:15)

اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ (طٰہٰ:133)

وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ (المومنون:3)

اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں۔ (المومنون:10)

(اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی۔ (البقرہ:239)

وہ لوگ جو اپنی نماز پر دوام اختیار کرنے والے ہیں۔ (المعارج:24)

حدیث: قُرَّةُ عَيْنِي ......
(سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء)

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

فیصلہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز:

"اللہ تعالیٰ ان تجاویز پر عمل کرنے اور کروانے کی توفیق عطا فرمائے، ہر تنظیم کے ہر سطح پر عہدیداران اس طرف توجہ دیں تو ایک واضح تبدیلی فوری نظر آسکتی ہے۔"

حضرت مصلح موعود کی مجلس عرفان

آزادی حاصل کرنے کا دینی طریق

(6 ستمبر 1933ء)

ایک صاحب نے سیاسیات پر گفتگو کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں عرض کیا۔ جب کوئی قوم محکوم ہو جائے۔ تو اس کے لئے اپنے حقوق حاصل کرنے کا کیا طریق ہے؟

فرمایا: خدا تعالیٰ سے دعا کرنا اور آئینی طور پر جدوجہد کرنا۔

سوال: آئینی طور پر جدوجہد کس طرح کی جائے؟

جواب: اصل طریق تو یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کی جائیں اس کی تائید و نصرت حاصل کی جائے اور حکومت کرنے کی قابلیت اور اہلیت پیدا کی جائے۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے (-) کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلی جاتی جب تک وہ اپنے نفسوں میں تغیر نہ پیدا کرے۔ حکومت کو اپنے حقوق کے متعلق توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ اگر وہ ایک وقت توجہ نہیں کرتی تو کسی نہ کسی وقت ضرور کرے گی اور اس پر اثر ہوگا۔

سوال: جس ملک کے لوگوں نے کسی حکومت کی اطاعت نہ کی ہو کیا انہیں حق ہے کہ اس حکومت کا مقابلہ کرتے رہیں؟

جواب: اگر کسی قوم کا ایک فرد بھی ایسا باقی رہتا ہے۔ جس نے اطاعت نہیں کی۔ نہ عمل سے نہ زبان سے تو وہ آزاد ہے۔ وہ اپنی پارٹی بنا کر اور دوسرے لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کر کے مقابلہ کر سکتا ہے۔ لیکن جو لوگ کسی حکومت کو تسلیم کرلیں۔ ان کے لئے جائز نہیں ہے کہ اسی حکومت میں رہ کر اس کے خلاف جنگ کی تیاری کریں۔ اگر ان پر انتہائی طور پر ظلم ہوتا ہو تو پھر قرآن کہتا ہے کہ اس حکومت کو چھوڑ کر باہر چلے جاؤ اور اگر کر سکتے ہو۔ تو تیاری کر کے اس کا مقابلہ کرو۔ حکومت کے اندر رہ کر بظاہر اطاعت کرنا لیکن دراصل مقابلہ کے لئے تیاری کرنا یہ منافقت ہے اور دین اس کی اجازت نہیں دیتا۔ دین اس قسم کی منافقت کو پسند نہیں کرتا اور نہ مقابلہ کرنے سے نہیں روکتا۔

سوال: کسی ملک کی ساری کی ساری رعایا کس طرح ایک ملک سے ہجرت کر کے کسی دوسرے ملک میں جاسکتی ہے۔ مثلاً ہندوستان کی 35 کروڑ آبادی ہے۔ یہ کس طرح ہجرت کر کے ملک چھوڑ سکتی ہے؟

جواب: اگر ساری کی ساری آبادی حکومت کے خلاف ہو اور وہ ہجرت کر کے ملک کو چھوڑ دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ تو وہ ابھی چند میل بھی جانے نہ پائے کہ حکومت ٹوٹ جائے اور ہرگز قائم نہ رہ سکے۔ پھر اسے ہجرت کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے۔

سوال: اگر حکومت ہجرت کر کے ملک کو چھوڑ دینے سے روکے تو پھر کیا کیا جائے؟

جواب: اس صورت میں حکومت سے مقابلہ کرنا جائز ہے۔ دراصل دین نے اپنے حقوق حاصل کرنے اور مظالم سے بچنے کا جو طریق بتایا ہے۔ اس کے متعلق یہ تو کہا جاسکتا ہے کہ وہ بہت بڑی قربانی چاہتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس پر عمل کرنے سے کامیابی نہیں حاصل ہوسکتی۔ اگر یہ قربانی جو دین نے رکھی ہے۔ یعنی ملک کو چھوڑ دیا جائے۔ ادا کی جائے تو فوراً کامیابی حاصل ہو جائے۔ دیکھو فرعون کیوں بنی اسرائیل کے مصر سے نکل جانے میں مزاحم ہوتا تھا۔ وہ تو بنی اسرائیل کے متعلق خود کہتا تھا کہ یہ لوگ حکومت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے بظاہر تو بنی اسرائیل کا مصر سے نکل جانا ہی اچھا تھا تا کہ وہ اس سے اس کی حکومت چھیننے کی کوشش نہ کرسکتے۔ مگر وہ ان کو نکلنے نہ دیتا۔ اس کی کیا وجہ تھی۔ یہی کہ وہ سمجھتا تھا۔ اتنے لوگوں کے ملک سے نکل جانے سے تہلکہ مچ جائے گا اور اس کی حکومت قائم نہ رہ سکے گی۔

پس دین نے مظالم کے ناقابل برداشت حد کو پہنچ جانے پر ملک سے نکل جانے کا جو طریق رکھا ہے۔ وہ نہایت ہی کامیاب طریق ہے۔ ہاں اس کے لئے بہت بڑی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ جو قوم یہ قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اسے دنیا کی کوئی طاقت آزادی سے محروم نہیں رکھ سکتی۔

انبیاء اور دنیوی لیڈروں میں فرق

(9 ستمبر 1933ء)

ذکر ہوا اب گاندھی جی میں وہ جوش وخروش نہیں رہا جو پہلے تھا۔ وہ روز بروز کمزور ہوتے جارہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھبرائے ہوئے ہیں اور سمجھتے نہیں کہ کیا کرنا چاہئے فرمایا:

نبیوں اور ریفارمروں میں یہ بھی فرق ہوتا ہے کہ نبی کی عمر جوں جوں بڑھتی جاتی ہے اس کے ساتھ ہی نبوت کی طاقت بڑھتی جاتی ہے اور اس کا زیادہ زور کے ساتھ اظہار ہوتا جاتا ہے لیکن دنیاوی لیڈر جوں جوں بوڑھے اور کمزور ہوتے جاتے ہیں ان کی سرگرمیوں اور کوششوں میں بھی کمزوری آتی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود کی اگر ابتدائی زمانہ کی کتابوں کو اور پھر آخری زمانہ کی کتابوں کو دیکھا جائے۔ تو ان میں نمایاں فرق نظر آتا ہے۔ بعد کی تحریروں میں زیادہ زور زیادہ وضاحت اور خدا تعالیٰ کے جلال کا زیادہ اظہار پایا جاتا ہے۔

مکرم محمد زکریا ورک صاحب

16ویں صدی کے شہرہ آفاق ترک ہیئت دان

تقی الدین (1526ء تا 1585ء)

تقی الدین محمد بن معروف الشامی السعدی سولھویں صدی میں اسلامی دنیا کے سب سے عظیم سائنسدان، ہیئت دان، موجد، کلاک میکر، انجینئر، گھڑی ساز، طبیعات دان، ریاضی دان، فارماسسٹ، فزیشن، قاضی، مواقیت، فلاسفر اور دینیات دان تھے۔ آپ کے اشہب قلم سے 90 سے زیادہ کتابیں زیب قرطاس بنیں، ان کتابوں کے موضوعات کچھ ایسے تھے۔ ہیئت گھڑیاں، ریاضی، میکانیات، علم المناظر، نیچرل فلاسفی، انجینئرنگ، زمانے کے بے رحم ہاتھوں اکثر کتابیں تلف ہوگئیں اور ہم تک صرف 24 پہنچی ہیں۔ سلطنت عثمانیہ میں اس کے ہم عصر سائنسدان اس کو روئے زمین پر سب سے بڑا سائنسدان تسلیم کرتے تھے۔ آپ کا لقب الراصد تھا۔

تقی الدین کی پیدائش دمشق شام میں ہوئی اور قاہرہ میں تعلیم مکمل کی۔ نابلس، فلسطین میں مدرس بنے اور قاضی کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ دمشق اور قاہرہ میں قیام کے دوران آپ نے متعدد رسائل اور کتابیں سائنسی موضوعات پر قلم بند کیں۔ 1571ء میں آپ ترکی کے سلطان سلیم دوم کے شاہی ہیئت دان بن کر استنبول نقل مکانی کر گئے۔ جب سلطان مراد سوم سریر آرائے خلافت ہوا تو تقی الدین نے اس کے گزارش کی کہ ترکی میں یورپ کے پائے کی ایک رصدگاہ تعمیر کی جائے۔ یہ پراجیکٹ 1575ء میں شروع ہوا اور 1577ء میں رصدگاہ کی تعمیر مکمل ہوگئی۔ یہ رصد گاہ ڈنمارک میں موجود ٹائیکو براہے کے درجے اور معیار کی تھی۔

میکانیات

میکانیات پر 1551ء میں اس نے کتاب الطروق السمیہ فی آلات روحانیہ لکھی جس میں بنیادی قسم کے سٹیم انجن اور سٹیم ٹربائن کے طریق کار کا ذکر ملتا ہے۔ اس کے 80 سال بعد سٹیم پاور کی ایجاد 1629ء میں جیووانی برانکا Giovani Branca نے کی تھی۔ 1559ء میں تقی الدین نے چھ سلنڈر والا مونو بلاک پمپ ایجاد کیا، اس نے دنیا کی سب سے پہلی مکینیکل الارم کلاک ایجاد کی، سپرنگ پاور والی اسٹرانومیکل کلاک ایجاد کی، دنیا میں سب سے پہلی گھڑی ایجاد کی جس میں وقت کی گنتی منٹوں میں ہوتی تھی، ایسی کلاک ایجاد کی جس میں وقت کا شمار منٹوں اور سیکنڈوں میں ہوتا تھا۔ 1574ء میں اس نے ٹیلی سکوپ ایجاد کی۔ اس کے بنائے مونو بلاک چھ سلنڈر والے انجن میں درج ذیل آلات تھے۔

Trip، Piston Rods، Delivery Pipes، Suction، Valves، A Vacuum، Crank Shaft، Cams on the axle of a water driven scoop wheel، Levers with pin join.

اپنی کتاب کواکب الدریہ جو 1556ء منظر عام پر آئی میں اس نے دنیا کی سب سے پہلی مکینیکل الارم کلاک کا ڈیزائن پیش کیا۔ اس کی الارم کلاک وقت مقررہ پر آواز دیتی تھی۔

اس کی بنائی ہوئی اسٹرانومیکل کلاک میں پاور سپرنگ کے ذریعے مہیا کی جاتی تھی۔ یہ کلاک دنیا کی سب سے پہلی سپرنگ پاورڈ مکینیکل کلاک بھی تھی۔ اس کے سپرنگ پاورڈ پاکٹ واچ بھی بنائی مگر دنیا کی سب سے پہلی جیبی گھڑی 1524ء میں پیٹر ہین لائن Henlein نے بنائی تھی۔ ہاں تقی الدین کی جیبی گھڑی اس لحاظ سے منفرد تھی کہ اس میں وقت کا شمار منٹوں میں ہوسکتا تھا جس کے لئے تین ڈائل بنائے گئے تھے یعنی گھنٹہ، ڈگری اور منٹوں کے لئے۔

جو اسٹرانومیکل کلاک اس نے ایجاد کی اس کا نام کواکب الدریہ میں اس نے آبزرویشنل کلاک دیا تھا۔ یہ کلاک وقت کا شمار منٹوں میں کرسکتی تھی۔ اس میں تین ڈائل تھے۔ بعد میں اس نے اس کلاک کو مزید بہتر بنایا اور اب یہ وقت سیکنڈوں میں دے سکتی تھی۔ یہ ایجاد اس نے استنبول کی رصدگاہ میں کی تھی۔ سدرۃ المنتہیٰ میں اس نے ایسی گھڑی کا ذکر کیا جس میں صرف ایک ڈائل تھا اور یہ وقت گھنٹوں، منٹوں اور سیکنڈوں میں دے سکتی تھی۔ اس نے ہر منٹ کو پانچ سیکنڈوں میں تقسیم کیا تھا۔

میکانیات پر اس کی درج ذیل اہم کتابیں یہ ہیں۔ (1) طروق الثانیہ فی آلات روحانیہ 1551ء۔ (2) کواکب الدریہ 1556ء۔ یہ آٹومیٹک مشینوں پر ہے جیسے واٹر کلاک، وزن اٹھانے والی مشینیں، پانی اوپر کرنے والی مشینیں، چشمے، بانسری بجانے والی مشینیں، زرعی آلات اور مشینیں، سٹیم پاور اور سٹیم انجن، سٹیم ٹربائن۔ (3) رسالہ فی عمل المیزان الطبعی، یہ کتاب ہائیڈروسٹیٹک، اوزان اور پیمائش، اشیاء کی کثافت خصوصی، ارشمیدس کے پیمانہ اور دیگر آلات پر ہے جو مسلمانوں نے ایجاد کئے تھے۔ (4) واٹر کلاک پر کتاب۔ اس کی متعدد کتابیں اس وقت یونیورسٹی لائبریری لیڈن (ہالینڈ) میں محفوظ ہیں جن پر اس کے دستخط ثبت ہیں۔

(انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جلد 10 ص 133)

علم المناظر پر کتاب

کتاب نور حداقت الابصار و نور حقیقت الانظار، علم المناظر پر تین جلدوں میں کتاب ہے جس میں درج ذیل موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ انعکاس نور، انعطاف نور، ویژن، نور کا سٹرکچر، نور کا پھیلنا، لائٹ اینڈ کلر، گلوبل ریفریکشن، علم بصارت میں نت نئی تحقیقات کے لئے اس نے بھی اپنے پیش رو ماہرین ابن الہیثم اور کمال الدین فارسی کی طرح سائنٹیفک میتھڈ پر انحصار کیا۔ کتاب کے مندرجات درج ذیل ہیں:۔

حصہ اول: ڈائریکٹ ویژن

ڈائریکٹ ویژن کے خواص، نور افشانی، روشنی کا بصارت پر اثر، آنکھ کا سٹرکچر، بصارت کی فارمیشن اور نیچر، بصارت کی غلطیاں، کتاب کا یہ حصہ ڈائریکٹ ویژن پر تھا جس میں اس نے نور کی ماہیت، نور کے ماخذ، انتشار نور کے خواص، بصارت کی فارمیشن، نور کا آنکھ اور بصارت پر اثر۔ اس نے فارمیشن آف کلر کی توضیح پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ ریفلیکشن اور ریفریکشن کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے، یہی سائنسی توضیح دو سو سال بعد آئزک نیوٹن نے پیش کی تھی۔ اپنے پیش رؤں ابن الہیثم اور کمال الدین فارسی کی طرح اس نے ویژن کا ماڈل پیش کیا اس کے مطابق روشنی کسی چیز سے منعکس ہوکر آنکھوں میں جاتی ہے۔ ابن الہیثم نے اس کی وضاحت کے لئے کیمرہ مظلمہ بنایا اور الفارسی نے پن ہول کیمرہ بنایا، جبکہ تقی الدین نے اس کی مثال ایسٹروفزکس سے پیش کی۔ اس نے کہا کہ اگر ایسا ہوتا کہ روشنی کی شعاع آنکھ سے خارج ہوتی تو پھر کسی ستارے کو دیکھنے کے لئے لمبا عرصہ درکار ہوگا کیونکہ وہ زمین سے ملین در ملین کلومیٹر فاصلے پر ہیں۔ روشنی کی رفتار کانسٹنٹ ہے، اس کے لئے روشنی کو بہت عرصہ لگے گا کہ وہ ستارے تک جائے اور واپس آنکھ تک آئے۔ لیکن ایسا نہیں ہے، کیونکہ جونہی ہم آنکھ کھولتے ہیں کہ ستارے کو دیکھیں تو وہ نظر آجاتا، اس لئے روشنی ستارے سے نکلتی ہے نہ کہ انسانی آنکھ سے۔

حصہ دوم: روشنی کا انعکاس Catoptrics

منعکس روشنی کے خواص، انعکاس کے خواص، انعکاس کرنے والی اشیاء کے خواص، انعکاس سے بننے والے عکس، انعکاس سے بننے والے عکسوں کے خواص، علم مرایا پر اس حصہ میں اس نے ایک تانبے کے آلے کا ذکر کیا جس سے انعکاس کی پیمائش کی جاتی تھی۔ چاہے انعکاس پلین، سفیریکل، سلنڈریکل یا محدبی اور محراب دار عدسوں سے ہوتا ہو۔

حصہ سوم: کرنوں کے زاویوں کی پیمائش

Dioptrics

منعطف روشنی کے خواص، انعطاف کے خواص، انعطاف سے بننے والے عکس، انعطاف سے بننے والے عکسوں میں غلطیاں، انعطاف کے زاویوں میں تناسب، انعطاف سے بننے والے عکسوں کے خواص۔ اس حصہ میں وہ قریب قریب Snell's Law فارمولیٹ کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ اس حصہ میں اس نے بنیادی قسم کی ٹیلی سکوپ کی ایجاد کا ذکر کیا۔ ٹیلی سکوپ کے بارے میں اس نے کہا ایسا آلہ جو دور مقام پر پڑی ہوئی اشیاء کو دیکھنے والے کے قریب تر کر دیتا ہے۔ ٹیلی سکوپ کی ایجاد کے لئے اس کو انسپائریشن سکندریہ کے مینار سے ملی تھی۔ اسی قسم کی دوربین بعد میں گیلیلیو نے ایجاد کی تھی۔ اس ضمن میں اس نے کہا ”میں نے ایک بلور (کرسٹل) بنایا جس کے دو عدسے ہیں اور جن میں دور فاصلوں کی اشیاء نظر آتی ہیں۔ جب عدسوں کے کونوں میں دیکھا جاتا ہے تو لوگ جہاز کا بادبان دور سے دیکھ لیتے ہیں۔ میرا آلہ قدیم یونانیوں سے مشابہت رکھتا جنھوں نے ایسا آلہ بنا کر سکندریہ کے مینار پر رکھ دیا تھا“۔ اس نے مزید کہا کہ یہ آلہ دور کی اشیاء کو قریب تر لے آتا ہے۔ اس نے دوربین کے اندرونی طریق کار اور استعمال پر رسالہ لکھا اور کہا کہ اس نے یہ آلہ 1574ء سے قبل ایجاد کیا تھا۔ 1577ء میں استنبول کی رصدگاہ کی تعمیر کے بعد اس نے اس آلے کو وہاں استعمال کیا تھا یا نہیں اس بارے میں اس نے کچھ نہیں لکھا ہے۔

علم ہیئت

اسلامی علم ہیئت میں تقی الدین نے درج ذیل معرکۃ الآراء کتب لکھ کر قابل قدر اضافہ کیا۔ (1) ریحانت الروح فی رسم الساعت علیٰ مستویٰ السطوح 1567ء۔ اس کتاب میں سن ڈائل سنگ مرمر کے فرش پر بنانے، ان کے فیچرز کا ذکر کیا گیا تھا۔ کتاب کی شرح اس کے شاگرد سراج الدین نے لکھی تھی۔ (2) جریدہ الدار و خریدۃ الفکر 1581ء اس کتاب میں قاہرہ شہر کی زیج کے علاوہ سائن اور ٹینجنٹ کے جدول اعشاریہ میں دیئے گئے تھے۔ ٹریگنو میٹری کے کش میں اس نے سب سے پہلی بار ڈیسی مل فریکشنز استعمال کئے تھے۔ جمشید کاشی (1390ء تا 1450ء) نے ٹینجنٹ اور کوٹینجنٹ کے جدول تیار کرنے کی کوشش کی تھی مگر ناکام رہا تھا۔ ایسے جدول تقی الدین نے سب سے پہلے تیار کئے تھے۔ (3) کتاب الخمار یعنی انقطاف العلی جمیعہ یہ علاء الدین شاطر کی کتاب عمل علی جمیعہ کی تفسیر تھی جس میں ایک ایسے ہیئت کے آلے کا ذکر کیا گیا تھا جو ابن شاطر نے ایجاد کیا تھا۔ (4) منظومات العجایب یعنی سائن پر نظم نیز ربع دستور آلے کے ساتھ جو کیلکولیشن اور مشاہدات کئے گئے تھے ان کا ذکر ہے۔ بعد میں تقی الدین نے اس کی شرح بھی لکھی تھی۔ (5) سدرۃ المنتہیٰ الافکار فی ملاکوت الفلک الدوار، اس کا دوسرا نام زیج شہنشاہی بھی تھا۔ تقی الدین نے الغ بیگ کی زیج سلطانی میں تصحیح کرنے نیز اس کو مکمل کرنے کے لئے استنبول اور قاہرہ میں مشاہدات کئے تھے ان کے نتائج یہاں دیئے گئے ہیں۔ کتاب کے پہلے چالیس صفحات میں ٹریگنو میٹرک دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد اسٹرانومیکل کلاکس، تین

گرہنوں کے بارہ کی تفصیلات جو اس نے قاہرہ اور استنبول میں دیکھے تھے۔ (6) کتاب فی معرفت ولد الساعت کے دس ابواب ہیں (7) الابیات لتسع اسلامی کیلنڈر اور دوسرے کیلنڈروں میں تاریخوں کے نکالنے پر (8) فی معرفت حساب منازل القمر (9) ہیئت کی مشہور کتاب مجسطی پر نظر ثانی (10) زیج سلطانی پر نظر ثانی (11) الدر النظیم فی تحصیل التقویم، الغ بیگ کی زیج سے کیلنڈر بنانے کے طریقے (12) فوائد استخراج منطق الکرہ ومعرفت الجیب، زمین کا خط استوا معلوم کرنے پر (13) تحصیل زیج شہنشاہیہ (14) دقائق اختلاف الفوقین، اصلی اور نقلی افق میں پہچان کا طریقہ (15) الکواکب الدریہ فی وضع البنکامات الدریہ (16) مزولہ شمالیہ بفضل دائر الفوق قسطنطنیہ، گول مقیاس کے ذریعہ استنبول کے افق کا طول بلد معلوم کرنے پر۔ (17) رسالہ فی العمل علی طرساموھا الکواکب علی ستین مستوی، آسمان کا نقشہ بنانے پر (18) رسالہ فی العمل بالرب الشکاری (19) رسالہ فی اختلاف بین الموقتان بہ محروسات القاہرہ فی دبہ قوسی النہار والیل ودائرہ الفجر والشفق (20) رسالہ فی معرفت الافوق الحدیث (21) رسالہ فی سبب تاخر غروب الشمّس (22) رسالہ فی اوقات العبادت، اصطرلاب کے استعمال سے وقت معلوم کرنے پر (23) تفسیر بعض الآت الرصدیہ، یہ کتاب میں آٹھ رصد کے آلات کی تصاویر اور ان کے کام کرنے کے طریقے پر ہے جو تقی الدین نے رصدگاہ میں استعمال کئے تھے۔ (24) ارجوزہ للجیب والضرب والقسمہ، ربع دائرہ یعنی کواڈرنٹ کے اصولوں پر نظم (25) دستور ترجیح فی قواعد تصحیح 1576ء جیومیٹری نیز زمین پر سن ڈائل بنانے پر (26) آلات رصدیہ لزیج شہنشاہیہ، استنبول کی رصدگاہ میں استعمال ہونے والے آلات کی فہرست (27) جواب سوال عن مثلث من الازام غیر قائم الزاویہ ولیس فی عزلیہ مابلغ الرب ولازالہ باصرھا، ھل یمکن معرفت زاویہ (28) رسالہ التقویم لسنۃ 990 ہجری، دسویں صدی ہجری کے اسلامی کیلنڈر پر (29) صفات آلات رصدیہ بہ نوین آخر۔

علم حساب

تقی الدین نے علم مثلث Trigonometry پر کتاب سدرۃ المنتہٰی لکھی جس میں اس نے Sin 1 Degree کی صحیح صحیح قیمت معلوم کی۔ اس نے یہ قیمت معلوم کرنے کے لئے اپنے پیش رووں بطلیموس، ابو الوفاء، ابن یونس، الکاشی، قاضی زادے رومی، الغ بیگ کے طریقوں کو بیان کیا۔ اس نے علم حساب پر درج ذیل کتابیں لکھیں۔

(1) کتاب النساب متشکلہ فی الجبر والمقابلہ، الجبرا پر یہ کتاب تعارف، تین ابواب اور اختتامیہ پر مشتمل ہے۔ (2) بغیات الطلاب فی علم الحساب، اس میں تین ابواب ریاضی پر ہیں، اعشاریہ نمبروں کے ساتھ، ریاضی ساٹھ نمبروں Sexagecimal کے ساتھ ہیں۔ (3) کتاب تستطیع الاکار، یہ کتاب سٹیریو گرافک پروجیکشن پر ہے۔ (4) شرح رسالۃ تجنیس فی الحساب، سخاوندی کی کتاب کی شرح۔ (5) رسالہ فی تحقیق ماقالہ العالم غیاث الدین جمشید فی بین لنسبہ و بین المحیط والقطر (6) یونانی ریاضی دان تھیوڈوسیوس Theodosious کی کتاب Book on Spheres کی شرح۔

دیگر کتابیں

(1) المصابیح المظہر ہ فی علم البذدرۃ، حیوانیات پر کتاب (2) ترجمان الاطباء ولسان الاطباء، حروف ابجد کے حساب سے بوٹانیکل ڈکشنری ہے۔

استنبول کی رصدگاہ

سلطان مراد سوم (1574ء تا 1595ء) کو علم ہیئت اور علم نجوم سے خاص شغف تھا۔ تقی الدین نے سلطان کو مطلع کیا کہ الغ بیگ کی زیج میں کافی مشاہداتی غلطیاں تھیں جن کی وجہ سے کیلکولیشنز میں غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔ ان غلطیوں کا نئے مشاہدات سے ازالہ کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ اس کے لئے رصدگاہ موجود ہو۔ سلطان مراد نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور حکم دیا کہ استنبول میں رصد قائم کی جائے۔ رصدگاہ کی تعمیر 1577ء میں مکمل ہوئی جس سال فلک پر دمدار ستارہ نمودار ہوا تھا۔ تقی الدین اس رصدگاہ کا ڈائریکٹر مقرر ہوا۔ اس نے اس کو دارالرصد جدید کا نام دیا تھا۔ رصدگاہ کی عمارت کا ڈیزائن بہت عمدہ اور شاندار تھا۔ بڑی بلڈنگ میں ہیئت دانوں کے لئے رہائش گاہ، انتظامی دفاتر اور ایک لائبریری، جبکہ چھوٹی عمارت میں رصدگاہ کے آلات تھے، لائبریری میں زیادہ تر کتابیں ہیئت اور ریاضی پر تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ چند وفات یافتہ افراد کی ذاتی لائبریریوں میں سے کتابیں یہاں جمع کردی گئی تھیں۔ عمارت ایک پہاڑ پر بنائی گئی تھی جہاں سے استنبول کا یورپین حصہ نظر آتا تھا۔ آلات میں ایک بہت بڑا آرملری سفیئر اور مکینیکل اسٹرونامیکل کلاک تھی تا سورج، چاند اور دیگر سیاروں کی رفتار اور محل وقوع معلوم کیا جاسکے۔ دن کے وقت ستاروں کے مشاہدہ کے لئے زمین میں کنواں کھودا گیا تھا تاکہ دن کے وقت ستارہ بینی کی جاسکے۔ تقی الدین نے ایسا کنواں قاہرہ میں بھی استعمال کیا تھا جس کی گہرائی 25 میٹر تھی۔ آیا یہاں علم ہیئت کی تعلیم دی جاتی تھی اس بارے میں زیادہ معلومات فراہم نہیں ہیں۔

قلیل عرصہ میں یہاں بہت زیادہ سائنسی کام کیا گیا۔ تقی الدین نے اپنی تازہ ایجاد کردہ آبزرویشنل کلاک کی مدد سے جدید زیج، سدرۃ المنتہٰی تیار کی جو گزشتہ زیجوں نیز اس کے ہمعصر یورپین سائنسدانوں نکولس کوپرنیکس اور ٹائیکو براہے سے بہت زیادہ مکمل اور صحیح تھی۔ تقی الدین نے مختلف ممالک کے عرض بلد اور طول بلد یہاں معلوم کئے تھے۔ کچھ استعمال ہونے والے آلات رصد پورٹیبل تھے جیسے کمپاس اور رولر۔

رصدگاہ کے سٹاف میں 16 ہیئت دان ملازم تھے آٹھ ہیئت دان، چار کلرک اور چار نائبین۔ الغ بیگ کی زیج میں پائی جانے والی غلطیوں کا ازالہ کیا گیا۔ استعمال ہونے والے دیگر آلات ڈنمارک کے ہیئت دان ٹائیکو براہے کی رصدگاہ میں استعمال ہونے والے آلات سے مشابہ تھے۔ فلکی مشاہدات میں اس نے البیرونی کے طریقہ Three point observation کو استعمال کر کے سورج کے مدار کی Eccentricity کو کیلکولیٹ کیا نیز زمین کا سورج سے بعید ترین فاصلہ یا بلند ترین مقام Annual motion of apogee بھی معلوم کیا۔ یہی کام ٹائیکو براہے اور کوپرنیکس نے بھی کیا تھا مگر تقی الدین کی ویلیوزان سے زیادہ صحیح تھیں کیونکہ اس نے آبزرویشنل کلاک کو استعمال کیا تھا۔ He determined the magnitude of annual movement of the sun's apogee 63 degree. کسر اعشاریہ کی بنیاد پر اس نے علم مثلث کے جدول تیار کئے۔ اس نے زمین کے جھکاؤ یعنی طریق الشمّس کی مقدار 23 ڈگری، 28 منٹ اور 40 سیکنڈ نکالی تھی جبکہ آجکل کی مقدار 23 ڈگری 27 منٹ ہے۔

Instruments at the observatory: 1. an armillary sphere 2. a mural quadrant 3. azimuthal quadrant 4. a parallel ruler 5. a wooden quadrant 6. an instrument to measure diameter of heavenly bodies 7. an instrument to measure equinoxes 8. a mechanical clock with a train of cogwheels 9. a mushabaha bil-mantaq, instrument invented by him.

اوپر کے دیئے گئے آلات کے علاوہ تقی الدین نے خود بھی آلات بنائے۔ (1) سیکس ٹینٹ جس کا نام مشبہ بالمناطق تھا۔ یہ ستاروں کے درمیان فاصلہ معلوم کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ ٹائیکو براہے کے بنائے ہوئے سیکس ٹینٹ (زاویہ پیما آلہ) اور مشبہ بالمناطق کو 16 ویں صدی کی علم ہیئت کے شاندار کارناموں میں شمار کیا جاتا ہے۔ تقی الدین نے اس آلے کی مدد سے زہرہ سیارے کا نصف قطر بھی معلوم کیا تھا۔ (2) ذات الاوتار آلے کی مدد سے اس نے موسم بہار اور خزاں کے اعتدالین معلوم کئے تھے۔ یہ آلہ استنبول کی رصدگاہ میں تیار کیا گیا تھا۔ (3) اسٹرانومیکل کلاک اس نے اپنے لئے خود بنائی تا مشاہدات کر سکے، اس کا ڈائیل لکڑی کا تھا۔ اس سے پہلے بننے والی گھڑیوں کے نسبت یہ گھڑی صحیح وقت دیتی تھی۔ سولہویں صدی کی اسٹرانومی یہ گھڑی بھی قابل ذکر ایجاد تھی۔ اس کلاک کے بارے میں اس نے سدرۃ المنتہٰی میں لکھا: ’’ہم نے ایک مکینیکل گھڑی بنائی جس کے ڈائل پر گھنٹہ، منٹ اور سیکنڈ دکھائے گئے تھے اور ہم نے ہر منٹ کو پانچ سیکنڈ میں تقسیم کیا‘‘۔

ٹائیکو براہے اور تقی الدین کے آلات میں مشابہت پائی جاتی تھی۔ ہاں تقی الدین کے چند ایک آلات حجم میں بڑے اور زیادہ درست تھے۔ مثلاً دونوں نے لبنٰی Mural Quadrant سورج اور ستاروں کے زوال کے لئے استعمال کیا۔ کہا جاتا ہے کہ تقی الدین سدس الفخری آلے کی بجائے لبنٰی آلہ استعمال کرنا پسند کرتا تھا۔ تقی الدین کے لبنٰی کی تفصیل یوں تھی: Made of two brass quadrants with a radius of six meters each, placed on a wall and erected on the meridian۔ ٹائیکو براہے کا قواڈرنٹ کا قطر دو میٹر تھا۔

جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ 1577ء میں ایک بہت لمبی دم والا ستارہ نمودار ہوا تھا۔ تقی الدین نے اس کو نیک شگون سمجھتے ہوئے پیشگوئی کردی کہ سلطان کو فارس کے خلاف جنگ میں فتح ہوگی۔ یہ پیشگوئی غلط ثابت ہوئی اور سلطان نے فیصلہ کرلیا کہ رصدگاہ کو گرا کر بچ جانے والی رقم کو جنگ میں استعمال کیا جائے۔ اس کے گرائے جانے میں مذہبی علماء کا بھی ہاتھ تھا خاص طور پر مفتی، شیخ الاسلام قاضی زادے کا۔ تین سال بعد 1580ء میں رصدگاہ گرا دی گئی۔ ایک روایت کے مطابق تقی الدین کو سلطان مراد سوم کے دربار میں بلایا گیا اور اس کی منظوری حاصل کی گئی تھی۔

صادق کا وجود خدانما وجود ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے جو شخص ایسے آدمی کے پاس جو حرکات و سکنات افعال واقوال میں خدائی نمونہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ صحت نیت اور پاک ارادہ اور مستقیم جستجو سے ایک مدت تک رہے گا۔ تو یقین کامل ہے کہ وہ اگر دہریہ بھی ہو تو آخر خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لے آئے گا۔ کیونکہ صادق کا وجود خدانما وجود ہوتا ہے۔

انسان اصل میں اُنْسَانِ ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے ایک انس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا انس انسان سے۔ چونکہ انسان کو تو اپنے قریب پاتا اور دیکھتا ہے اور اپنی بنی نوع کی وجہ سے اس سے جھٹ پٹ متاثر ہوجاتا ہے۔ اس لئے کامل انسان کی صحبت اور صادق کی معیت اسے وہ نور عطا کرتی ہے جس سے خدا کو دیکھ لیتا ہے اور گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 5)

اطلاعات واعلانات

تقریب آمین

مکرم منیر احمد کریم صاحب مربی سلسلہ ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

عزیزہ ہالہ منصور واقفہ نو بنت مکرم منصور احمد انجم صاحب ٹاؤن شپ لاہور نے بعمر 3 سال 10 ماہ جبکہ عرصہ 2 ماہ 25 دن میں پہلا دور قرآن مجید مکمل کیا۔ جس پر بعد نماز مغرب بمقام بیت الکریم ٹاؤن شپ میں مورخہ 19 مارچ 2011ء کو بچی کے والد صاحب نے تقریب آمین کا اہتمام کیا۔ خاکسار نے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا بعدازاں دعا کروائی۔ بچی نے قرآن کریم اپنی والدہ محترمہ سے پڑھا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح وتقریب شادی

مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم احسان احمد صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ 2/اپریل 2011ء کو ہمراہ مکرمہ ثمینہ عادلہ صاحبہ بنت مکرم محمد عمر فاروق صاحب کراچی بمقام علی پور ضلع مظفر گڑھ خاکسار نے کیا۔ اسی دن رخصتی ہوئی۔ اس موقع پر مکرم عبدالسلام عارف صاحب مربی سلسلہ علی پور نے دعا کروائی۔ مورخہ 3/اپریل کولان عقب سرائے فضل عمر تحریک جدید میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اس موقعہ پر مکرم حنیف احمد محمود صاحب نے دعا کروائی۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے خیر وبرکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم انصر رضا صاحب مربی سلسلہ کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم رضاء اللہ چوہدری صاحب ابن مکرم عبدالرحمٰن چوہدری صاحب امرتسری مؤرخہ 28 مارچ 2011ء کو کینیڈا میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کی عمر 78 برس تھی۔ آپ نے 1998ء میں بیعت کی تھی۔ مرحوم کے تین بیٹے ہیں جن میں سے دو ابھی تک غیر احمدی ہیں۔ مؤرخہ 29 مارچ 2011ء کو بیت الاسلام میں خاکسار نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بعدازاں میپل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کروائی۔ احبابِ جماعت سے اُن کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی

رفیق حضرت مسیح موعود

یکے از 313 رفقاء حضرت حاجی حکیم مولوی فضل الدین صاحب ولد مکرم کرم الدین صاحب بھیرہ کے رہنے والے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بچپن کے ساتھیوں میں سے تھے۔ حضرت مسیح موعود جب حضرت خلیفہ اول کی عیادت کے لیے 1888ء میں جموں تشریف لے گئے تھے، اس بیماری کی اطلاع حضرت اقدس کی خدمت میں حضرت حکیم صاحب نے ہی دی تھی۔ قیام احمدیت سے پہلے ہی حضور سے وابستگی تھی، حضور کے دعویٰ بیعت کے ساتھ ہی حضور کی غلامی میں آگئے اور اخلاص ووفا میں بہت ترقی کی جس کا ذکر حضرت اقدس نے اپنی بعض کتب میں فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’از انجملہ اخویم حکیم فضلدین بھیروی ہیں۔ حکیم صاحب ممدوح جس قدر مجھ سے محبت اور اخلاص اور حسن ارادت اور اندرونی تعلق رکھتے ہیں میں اُس کے بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ وہ میرے سچے خیر خواہ اور دلی ہمدرد اور حقیقت شناس مرد ہیں۔ بعد اس کے جو خدا تعالیٰ نے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے مجھے توجہ دی اور اپنے الہامات خاصہ سے اُمیدیں دلائیں میں نے کئی لوگوں سے اس اشتہار کے لکھنے کا تذکرہ کیا کوئی مجھ سے متفق الرائے نہیں ہوا۔ لیکن میرے یہ عزیز بھائی بغیر اس کے کہ مَیں ان سے ذکر کرتا خود مجھے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے محرک ہوئے اور اُس کے اخراجات کے واسطے اپنی طرف سے سو روپیہ دیا۔ میں اُن کی فراست ایمانی سے متعجب ہوں کہ اُن کے ارادے کو خدا تعالےٰ کے ارادے سے توارد ہوگیا۔ وہ ہمیشہ در پردہ خدمت کرتے رہتے ہیں اور کئی سو روپیہ پوشیدہ طور پر محض ابتغاءً لمرضات اللہ اس راہ میں دے چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ انھیں جزائے خیر بخشے۔‘‘

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 38,39)

اسی طرح حضور نے اپنی کتاب ’’ازالۂ اوہام‘‘ میں آپ کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’حبّی فی اللہ حکیم فضل دین صاحب بھیروی۔ حکیم صاحب اخویم مولوی حکیم نورالدین کے دوستوں میں سے ان کے رنگ اخلاق سے رنگین اور بہت بااخلاص آدمی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ان کو اللہ اور رسول سے سچی محبت ہے اور اسی وجہ سے وہ اس عاجز کو خادم دین دیکھ کر حبّ للہ کی شرط بجا لا رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انھیں دین کی حقانیت کے پھیلانے میں اسی عشق کا وافر حصہ ملا ہے جو تقسیم ازلی سے میرے پیارے بھائی حکیم نورالدین صاحب کو دیا گیا ہے، وہ اس سلسلہ کے دینی اخراجات بنظر غور دیکھ کر ہمیشہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ چندہ کی صورت پر کوئی ان کا احسن انتظام ہوجائے چنانچہ رسالہ فتح اسلام جس میں معارف دینیہ کی پنج شاخوں کا بیان ہے انھیں کی تحریک اور مشورہ سے لکھا گیا تھا۔ ان کی فراست نہایت صحیح ہے۔ وہ بات کی تہہ تک پہنچتے ہیں اور ان کا خیال ظنون فاسدہ سے مصفّٰی اور مزکّٰی ہے۔ رسالہ ازالہ اوہام کے طبع کے ایام میں دوسو روپیہ ان کی طرف سے پہنچا اور ان کے گھر کے آدمی بھی ان کے اس اخلاص سے متاثر ہیں اور وہ بھی اپنے کئی زیورات اس راہ میں محض للہ خرچ کر چکے ہیں۔ حکیم صاحب موصوف نے باوجود ان سب خدمات کے جو ان کی طرف سے ہوتی رہتی ہیں خاص طور پنج روپے ماہواری اس سلسلہ کی تائید میں دینا مقرر کیا۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 523)

حضرت اقدس کی غلامی میں آنے کے بعد آپ بھی قادیان چلے آئے اور یہیں دُھونی رما کے بیٹھ گئے اور پھر ساری زندگی اس در پر بیٹھے رہے۔ آپ کے متعلق لکھا ہے:

’’ایک دن حکیم فضل دین صاحب نے عرض کیا کہ حضور میں یہاں نکما بیٹھا کیا کرتا ہوں، حکم ہو تو بھیرہ چلا جاؤں، وہاں درس قرآن کریم ہی کروں گا۔ یہاں مجھے بڑی شرم آتی ہے کہ میں حضور کے کسی کام نہیں آتا اور شاید بیکار بیٹھنے میں کوئی معصیت نہ ہو۔ فرمایا

آپ کا یہاں بیٹھنا ہی جہاد ہے اور یہ بیکاری ہی بڑا کام ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 301)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں:

’’ایک دفعہ حکیم فضل دین صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ حضور مجھے قرآن پڑھایا کریں۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ وہ چاشت کے قریب (بیت) مبارک میں آجاتے اور حضرت صاحب ان کو قرآن مجید کا ترجمہ تھوڑا سے پڑھا دیا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ چند روز ہی جاری رہا، پھر بند ہوگیا۔ عام درس نہ تھا، صرف سادہ ترجمہ پڑھاتے تھے۔ یہ ابتدائی زمانہ مسیحیت کا واقعہ ہے۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 110,111)

جو لوگ حضرت اقدس کے ساتھ مباہلہ کے نتیجے میں ہلاک ہوئے ان میں ایک نام غلام دستگیر قصوری کا بھی ہے۔ حضور نے حضرت حکیم صاحب کو ان کی طرف بطور سفیر روانہ فرمایا تھا۔

(الفضل 24 ستمبر 1943ء صفحہ 3)

حضرت حکیم صاحب نے تین شادیاں کیں۔ آپ کی پہلی دو بیویاں بے اولاد تھیں لہٰذا حضرت اقدس نے خود آپ کے تیسرے رشتے کی تجویز فرمائی اور اس سلسلے میں اپنے ایک رفیق حضرت میاں شادی خان صاحب سیالکوٹی یکے از 313 (وفات 19 مارچ 1928ء) کو تحریر فرمایا:

’’مجی اخویم حکیم فضل دین صاحب باوجود دو شادیوں کے اب تک بے اولاد ہیں..... آپ کو معلوم ہے کہ کس قدر وہ شریف اور صالح ہیں اور متقی، حافظ قرآن اور علم دین میں خوب ماہر ہیں اور واقعی مولوی ہیں۔ علاوہ ان تمام امور کے دنیوی جمعیت رکھتے ہیں، صاحب املاک وجائداد ہیں‘‘۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر پنجم صفحہ 139)

آپ حضور کے کتب خانہ کے مہتمم اور سپرنٹنڈنٹ مدرسہ احمدیہ بھی رہے۔ اس کے علاوہ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کا کام آپ کے سپرد تھا۔ آپ نے 8/اپریل 1910ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ ابتدائی موصیان میں سے تھے وصیت نمبر 42 تھا۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سفوف بزور
معدہ کے السر اور درد کے لئے مفید ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ: 041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ: 041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

12/اپریل 2011ء

12-35 am	لقاء مع العرب
1-40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-15 am	گلشن وقف نو
3-25 am	درس ملفوظات
4-00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8/اپریل 2011ء
5-00 am	ایم ٹی اے ورائٹی
5-40 am	تلاوت
6-00 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-30 am	لقاء مع العرب
7-40 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
8-30 am	فرنچ ملاقات پروگرام
9-45 am	جلسہ سالانہ آسٹریلیا 2006ء
11-00 am	تلاوت
11-15 am	درس ملفوظات
11-30 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-05 pm	یسرنا القرآن
12-30 pm	Spectrum
1-00 pm	گلشن وقف نو
2-00 pm	سوال وجواب
3-00 pm	انڈونیشن سروس
4-00 pm	سندھی سروس
5-10 pm	تلاوت
5-20 pm	زندہ لوگ
5-55 pm	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-25 pm	بنگلہ پروگرام
7-25 pm	خدام الاحمدیہ یو۔کے اجتماع
8-30 pm	تاریخی حقائق
9-25 pm	راہ ھدیٰ
11-00 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
11-30 pm	عربی سروس

13/اپریل 2011ء

12-30 am	عربی سروس
1-30 am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
2-05 am	گلشن وقف نو
3-10 am	خدام الاحمدیہ یو۔کے اجتماع
4-05 am	ریئل ٹاک
5-05 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
5-40 am	تلاوت
5-45 am	درس ملفوظات
6-15 am	لقاء مع العرب
7-15 am	عربی سیکھئے
8-00 am	Spectrum
9-05 am	سوال وجواب
10-10 am	خدام الاحمدیہ یو۔کے اجتماع
11-05 am	تلاوت
11-20 am	درس ملفوظات
11-40 am	یسرنا القرآن
12-15 pm	مسیح ہندوستان میں
1-00 pm	گلشن وقف نو
2-45 pm	سوال وجواب
3-00 pm	انڈونیشن سروس
4-05 pm	سواحیلی سروس
5-15 pm	تلاوت
5-30 pm	درس ملفوظات
5-50 pm	زندہ لوگ
6-20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جولائی 2005ء
7-20 pm	بنگلہ پروگرام
8-40 pm	دعائے مستجاب
9-20 pm	فقہی مسائل
9-55 pm	درس ملفوظات
10-25 pm	پرکشش آسٹریلیا
11-00 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
11-30 pm	مجلس انصاراللہ یوکے اجتماع 2004ء

☆......☆......☆......☆

Psychiatrist کی آمد

مکرم ڈاکٹر لئیق احمد طاہر صاحب (Psychiatrist) مورخہ 18/اپریل 2011ء سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ضرورت منداحباب ادارہ سے رابطہ کرلیں۔(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ کوثر سہیل صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر سہیل مختار صاحب ڈیفنس لاہور لکھتی ہیں۔

میری امی جان محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالرب صاحب جوکہ کینیڈا سے میرے پاس آئی ہوئی ہیں۔ بیمار ہیں اور کمزوری زیادہ ہو گئی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ فریحہ داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم رانا منظور احمد صاحب لندن تحریر کرتی ہیں۔

میری چھوٹی بہن رابعہ داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم ملک فرید احمد صاحب گوجرانوالہ کی کمر میں درد رہتا ہے۔احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم بشیر احمد صدیقی صاحب سابق سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گھر کے فرش پر گر گئے تھے اور چوٹ آئی ہے، کمزوری ہوتی جارہی ہے۔ نیز ان کی بیگم صاحبہ بھی بیمار رہتی ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا عابد بیگ صاحب جوہر ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔

میرے والد مکرم مرزا منیر اللہ بیگ صاحب کے گردوں میں شدید درد رہتا ہے۔فرش پر گر گئے اور چوٹ آ گئی فوری طور پر شیخ زاید ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ درد کم نہیں ہوئی زخم بھی ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے سمدھی مکرم محمد علی خان صاحب یونیورسٹی روڈ شاہین ٹاؤن پشاور بائیں جانب فالج ہونے کے باعث مورخہ 31 مارچ 2011ء سے لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں۔احباب سے کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 8/اپریل

طلوع فجر	4:22
طلوع آفتاب	5:47
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	6:34

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید وفروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
0321-7701739 راؤ خرم ذیشان
047-6213595
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب 0344-7801578

Dealer of Gul Ahmed, Firdous & Classic Lawn
صاحب جی فیبرکس ربوہ
0092-47-6212310

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 6212837
Mob:03007700369

سلطان آٹو سٹور + ورکشاپ
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل ورکس
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید وفروخت کی جاتی ہے
429 بی بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
0333-4100733: فواد احمد
0333-4232956: لقمان احمد

FD-10

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Sergical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050